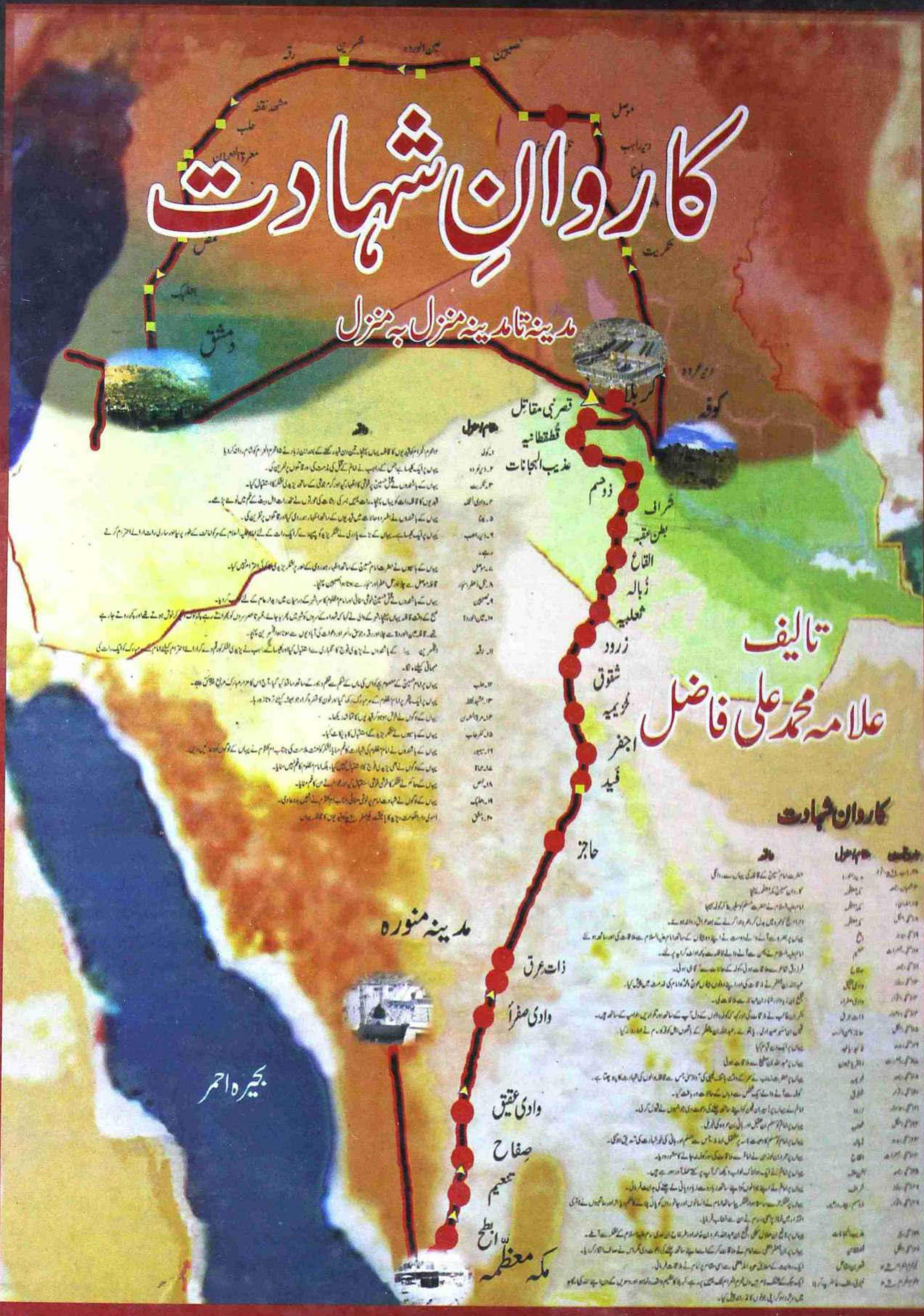

کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
کربلا
کوفہ
دمشق
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفراء
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّہدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر ۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: 350/- روپے

۸۔ فید یا فائد
(بدھ ۱۶/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۶۲) میں ہے کہ کاروانِ نور منزل بہ منزل سفر طے کرتے ہوئے بدھ ۱۶/ذی الحجہ کو مقام ''فید'' یا ''فائد'' پر پہنچا۔

یہ مکہ اور کوفہ کے بالکل درمیان میں واقع ہے، اس جگہ پر ایک قلعہ ہے جس کی اونچی اونچی دیواریں ہیں، عازمین حج اپنے بچے کھچے اور فالتو سامان کو اس قلعہ میں چھوڑ جاتے تھے اور مکہ سے واپسی پر اسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے، یہاں کے باشندے سارا سال گھاس چارہ اکٹھا کرتے رہتے تھے اور موسم حج میں عازمین حج اور حجاج کو ان کی سواریوں کے لئے فروخت کیا کرتے تھے۔

۹۔ اُجفُرُ
(جمعرات ۱۷/ذی الحجہ ۶۰ھ)

''اجفر''، ''جفر'' کی جمع ہے، جس کے معنی کنویں کے ہیں، جو وہاں پر موجود تھا اور ''فید'' اور ''خزیمیہ'' کے درمیان میں واقع ہے، کاروانِ شہادت یہاں پر جمعرات ۱۷/ذی الحجہ ۶۰ھ کو وارد ہوا۔

(ارشاد مفید جلد ۱/ص ۲۰۴ میں ہے کہ) یہاں پر آپ سے عبداللہ بن مطیع عدوی نے ملاقات کی اس لئے کہ اس نے سنا تھا کہ فرزند رسولؐ عراق جا رہے ہیں، عرض کرنے لگا: ''یا بن رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا کیلئے پیغمبر اسلام کے اور عربوں میں قریش کے احترام کی پاسداری کریں، خدارا اس سفر کو ترک کر دیں، کیوں کہ اگر بنی امیہ آپ پر قابو پالیں گے تو آپ کو قتل کر دیں گے''

حضرت نے مسکرا کر اس کو جواب دیا:

''خدا اور رسولؐ اور قریش و عرب کا احترام اسی میں ہے کہ میں ظلم کے آگے نہ جھکوں'' یہ کہا اور کوچ کا حکم دیدیا۔

ایک اور روایت کے مطابق حضرت امام عالیمقامؑ نے فرمایا:

''تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ مجھے اپنے انجام کا علم نہیں ہے، یا بغیر سوچے سمجھے سفر کر رہا ہوں؟ تم جان لو کہ: دین اسلام کی حفاظت، خانہ خدا کا احترام، نماز اور روزہ کی بقا اسی میں ہے کہ میں اس سفر کو جاری رکھوں اور لباسِ شہادت میں اپنی بات لوگوں سے منواؤں اور لوگوں تک حقائق پہنچاؤں، مجھے اپنے جد بزرگوار کا حکم ہے کہ مسلمانوں کے ضائع شدہ حقوق کو ظالموں کے ہاتھوں سے واپس دلاؤں''

۱۰۔ خزیمیہ

(جمعہ ۱۸/ ذی الحجہ ۶۰ھ)

(مراصد الاطلاع جلد اص ۴۶۶ میں ہے کہ) کاروانِ عزم و استقلال، خزیمیہ کے مقام پر پہنچا، خزیمیہ، مکہ سے آنے والے حجاج کرام کیلئے ''ثعلبیہ'' کے بعد ایک منزل کا نام ہے جو خزیمہ بن خازم سے منسوب ہے یہ کوفہ کی جرنیلی سڑک پر واقع ہے اور ثعلبیہ سے اس کا ۳۲ میل کا فاصلہ ہے، (بحار الانوار جلد ۴۴ ص ۳۷۲، مقتل خوارزمی جلد اص ۲۲۵ میں ہے کہ) امام عالیمقامؑ نے یہاں پر ایک دن اور ایک رات قیام کیا، صبح دم جب آپ یہاں سے چلنے کی تیاری میں مصروف تھے تو آپ کی ہمشیرہ محترمہ علیا مخدرہ زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا آپ کے پاس تشریف لائیں اور آکر عرض کیا: ''جان برادر! آج آدھی رات کے وقت جب میں خیمے کے دروازے پر آئی تو ہاتف کو یہ کہتے سنا:

اَلَایَا عَیْنُ فَاحْتَفِلِیْ بِجَهْدٍ وَمَنْ یَّبْکِیْ عَلَی الشُّهَدَآءِ بَعْدِیْ

عَلٰی قَوْمٍ تَسُوْقُهُمُ الْمَنَایَا بِمِقْدَارٍ اِلٰی اِنْجَازِ وَعْدٍ

اے میری آنکھ خوب جی بھر کے آنسو بہا، ان شہداء پر کہ جنہیں موت ان کی مقتل کی طرف کشاں کشاں لئے جا رہی ہے، جہاں کے لئے انہوں نے اپنے رب سے وعدہ وفا کرنے کا عہد کیا ہے

تو امامؑ عزم و وفا نے بڑے سکون کے ساتھ ارشاد فرمایا:

''یَا اُخْتَاهُ کُلُّ مَا قُضِیَ فَیَکُوْنُ'' ماں جائی! جو کچھ مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔



مسیر حرکت امام حسین(ع)